سوال

سفرِ حج کی 444 بات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باً ٦٥ سال ہے۔ پاکستان سے سعودیہ تک جانے کے لیے اس کا کوئی محرم نہیں ہے۔ جب کہ سعودیہ میں اس عورت کا بیٹا موجود ہے۔ جو اس کو حج کروا رہا ہے تو کیا اس عورت کا حج درست ہو گا۔ اگر اس کا کوئی جعلی محرم بنا کر حج پر بھیج دیا جائے جب کہ اسی علاقے سے مزید عورتیں بھی حج پر جا رہی ہیں؟ ۔ (سائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ عورت ثقہ دیندار عورتوں کی جماعت کے ساتھ حج کا سفر اختیار کر سکتی ہے۔ وفات النبیﷺ کے بعد عہدِ عمر رضی اللہ عنہ میں ازواج مطہرات کا عمل جواز کا مؤید ہے۔ امام شافعی، امام مالک، اوزاعی، ابن سیرین، عطائ، سعید بن جبیر اور دیگر بعض ائمہ رحمہم اللہ جواز کے قا

م مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الموطأ'' میں عنوان قائم کیا ہے:

ۃِ بِغَیرِ ذِی مَحرَمٍ۔'

ں ''امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا خاوند نہیں اور اس نے حج نہیں کیا اگر اس کا کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر ساتھ نہ جا سکے تو وہ عورت فریضۂ حج ترک نہ کرے بلکہ دوسری عورتوں کے ساتھ جائے اور حدیث میں ہے:

'لَا تَمنَعُوا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ' (صحیح البخاری، بَابُ ہَل عَلَی مَن لَم یَشہَدِ الجُمُعَۃَ غُسلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبیَانِ وَغَیرِہِم؟، رقم: ٩٠٠)

بندیوں کو مسجدوں سے مت روکو۔''

حدیث ہذا کا سبب اگرچہ خاص ہے لیکن قاعدہ مسلم ہے:

ۃ بِعُمُومِ اللَّفظِ لَا بِخُصُوصِ السَّبَبِ۔'

نی تقاضا پورا کرنے کا کوئی حرج نہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الصوم: صفحہ:346

محدث فتویٰ